© rasailojaraid.com

شفقت اور پریشانی کی جگہ آسانی شریعت کا منشا و مقصود ہے۔ توازن اور وسط کا طریقہ ہی ہمیں دین پر عمل کرنے کے لیے صحیح فضا فراہم کر سکتا ہے۔ (ا - ا)

ابروؤں کے درمیان کے بالوں کا نوچنا

س: ابروؤں کے بالوں کو اُتارنا اور باریک کرنا حرام ہے، جب کہ غیر فطری بالوں کی نسبت کچھ رعایت ملتی ہے، مثلاً مونچھوں کی جگہ پر یا رخساروں پر عورتوں کے بال آنا --- تو کیا ابروؤں کے درمیان، ناک کے اُوپر ملنے کی جگہ بھی غیر فطری شمار ہوگی؟

ج: احادیث میں واضح حکم آتا ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ لیکن یہ حکم تمام بالوں کے بارے میں نہیں ہے۔ چنانچہ طہارت کے لیے جسم کے بعض حصوں کے بالوں کو صاف کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی شکل صورت اور جسم کو متوازن اور خوب صورت بنایا ہے۔ اگر کسی کی ابروئیں گھنی ہیں تو یہ اس کی خوب صورتی کا حصہ ہے۔ کسی کی بھنویں پیشانی کے وسط میں آکر مل جاتی ہیں اور کسی کی نہیں ملتیں تو یہ اس کی پہچان بن جاتی ہیں۔ اس کے خلاف کیا جائے تو فطری توازن اور صورت میں تبدیلی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

فرض کیا جائے کہ ایک خاتون کے گالوں اور لبوں کے اُوپر بال اُگ آتے ہیں جن کی بنا پر اس کا شوہر اسے چھوڑنے پر غور شروع کر دیتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کو یہ بات خوش کرے گی کہ وہ طلاق قبول کر لے لیکن زائد بالوں کو صاف نہ کرے؟

جن معاملات میں قرآن و حدیث نے وضاحت کر دی ہے ان کی بغیر کسی تردد کے اطاعت لازمی ہے اور جن معاملات میں رخصت اور اجازت ہے ان میں قیاس کر کے مشکل بنانا، دین کی حکمت کے منافی ہے۔ اللہ کے کسی حکم یا رسولؐ اللہ کی کسی ہدایت کو ناپسند کرنا، رد کرنا یا اس کے خلاف کرنا دین سے بغاوت ہے۔ لیکن جہاں دین نے رخصت دی ہو وہاں شدت اختیار کرنا نہ تقویٰ ہے، نہ عزیمت۔ جائز کے دائرے میں رہتے ہوئے رشتہ ازدواج کو برقرار رکھنے اور مستحکم کرنے کے لیے کسی کام کا کرنا مقاصدِ شریعت سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس لیے بلاوجہ ایسے معاملات میں غلو سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (ا - ا)

© rasailojaraid.com